عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: [illegible] روپے

جلد: ۲۲ | ۵ تا ۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ بمطابق ۶ تا ۱۲/ جون ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۲

نبی کی علامات

قادیانی ریاست نہیں بننے دیں گے

ختم نبوّت کانفرنس اسلام آباد کی خصوصی رپورٹ

حیات و نزول مسیح کی حتمی بحث

خانوادۂ نبوّت کے بارے میں قادیانی عقائد

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے سے جبراً روکنا کیسا ہے؟

س:...... احمدیوں کو مسجدیں بنانے سے جبراً روکا جارہا ہے۔ کیا یہ جبر اسلام میں آپ کے نزدیک جائز ہے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اور قرآن کریم نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ شاید جناب کے علم میں ہوگا' اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

آپ حضرات دراصل معقول بات پر بھی اعتراض فرماتے ہیں۔ دیکھئے! اس بات پر تو غور ہوسکتا تھا (اور ہوتا بھی رہا ہے) کہ آپ کی جماعت کے عقائد مسلمانوں کے سے ہیں یا نہیں؟ اور یہ کہ اسلام میں ان عقائد کی گنجائش ہے یا نہیں؟ لیکن جب یہ طے ہوگیا کہ آپ کی جماعت کے نزدیک مسلمان' مسلمان نہیں اور مسلمانوں کے نزدیک آپ کی جماعت مسلمان نہیں' تو خود انصاف فرمائیے کہ آپ مسلمانوں کو اور مسلمان آپ کو اسلامی حقوق کیسے عطا کرسکتے ہیں؟ اور از روئے عقل و انصاف کسی غیر مسلم کو اسلامی حقوق دینا ظلم ہے؟ یا اس کے برعکس نہ دینا ظلم ہے؟

میرے محترم! بحث جبر و اکراہ کی نہیں' بلکہ بحث یہ ہے کہ آپ نے جو عقائد اپنے اختیار و ارادے سے اپنائے ہیں' ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے' نہیں ہوتا تو یقیناً بے جا ہے۔ اس اصول پر تو آپ بھی اتفاق کریں گے اور آپ کو کرنا چاہئے۔

اب آپ خود ہی فرمائیے کہ آپ کے خیال میں اسلام کس چیز کا نام ہے؟ اور کن چیزوں کے انکار کردینے سے اسلام جاتا رہتا ہے...... اس تنقیح کے بعد آپ اصل حقیقت کو سمجھ سکیں گے جو غصہ کی وجہ سے اب نہیں سمجھ رہے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی۔ اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے بعض مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کررہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز ثابت کرنے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:...... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے' قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے' وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا' خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام غیر شادی شدہ تھے:

س:...... میں نے ایف اے کی اسلامیات کی کتاب میں پڑھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ ہیں۔'' جبکہ ایک روزنامہ کے بچوں کے صفحہ میں لکھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں''۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں؟

ج:...... جی ہاں! حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں پیغمبروں نے نکاح نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو نکاح بھی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی' جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے' اس لئے صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایسے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کیا' اس لئے قرآن کریم میں ان کو ''حصور'' فرمایا گیا ہے' اس لئے اگر آپ کی اسلامیات میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا شادی شدہ ہونا لکھا ہے تو غلط ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

یاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

جلد:۲۲ شمارہ:۲ ۱۵/ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۲/ جون ۲۰۰۳ء

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
کمپیوٹر کمپوزنگ و ترتیب: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
نبی کی علامت (حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)	7
حیات و نزول مسیحؑ کی تحقیقی بحث (مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)	9
ختم نبوت اسلام آباد کی رپورٹ (قاضی احسان احمد)	11
اصول صوفی (مولانا محمد نذر رحمانی)	15
ارشادات و ملفوظات	17
حسد...... ایک مہلک روحانی مرض (مولانا عبدالرؤف)	19
مسواک کے فضائل اور فوائد (مولانا ظفر الاسلام عباسی)	20
خاتم النبیین کے بارے میں قادیانی عقائد (مفتی محمد جمیل خان)	21
اخبار عالم پر ایک نظر	23

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۸۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۶۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ بینک اکاؤنٹ نمبر 2-927 ... کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ رحلت فرماگئے

مورخہ ۲۲/مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات استاذ العلماء مناظر اسلام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا مرحوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قافلہ کے جانباز سپاہی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم رہنما تھے۔ حضرت مرحوم قصبہ عنایت پور تحصیل شجاع آباد کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۹ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے فراغت کے بعد مفکر ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ایماء پر آپ تحفظ ناموس رسالت کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہو گئے اور پوری زندگی اس مشن میں صرف کر دی' اور اپنی تمام تر صلاحیتیں عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے وقف کر دیں۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یوم تاسیس سے اس کے اہم ترین رکن چلے آ رہے تھے۔ مرکزی مبلغ سے لے کر جماعت کے ناظم اعلیٰ اور ناظم تبلیغ کے عہدوں پر آپ فائز رہے۔ تقریباً پچاس سال سے زائد عرصہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے انتہائی محنت و خلوص سے جماعتی کام کرتے رہے۔ ردمرزائیت کے موضوع پر ان کی گفتگو انتہائی مدلل ہوتی تھی۔ حضرت مولانا مرحوم نے امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جیسے اکابرین امت کی قیادت و سیادت اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حضرت مولانا تاج محمودؒ اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے بزرگوں کی رفاقت میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت مولانا مرحوم کی تحقیق عقیدہ ختم نبوت' نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ردقادیانیت کے موضوعات پر اتھارٹی کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان موضوعات پر قادیانیوں کے بڑے بڑے زعماء کو وہ بارہا شکست فاش دے چکے تھے۔ قومی اسمبلی میں دو سو صفحات کے قریب پیش کیا جانے والا (ملت اسلامیہ کا موقف) اکثر و بیشتر انہی کا تیار کردہ تھا۔ قادیانی کتب کے حوالہ جات انہیں ازبر تھے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قادیانی مسئلہ جب قومی اسمبلی میں زیر بحث آیا تو قادیانی لیڈر آنجہانی مرزا ناصر احمد پر ہونے والی جرح کا زیادہ تر مواد حضرت مولانا مرحوم کا ہی تیار کردہ تھا۔ حضرت مرحوم نے قادیانی کتب کے تمام حوالہ جات مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو فراہم کئے تھے۔ پاکستان کے مشہور دینی مدارس میں سالانہ چھٹیوں کے دوران وہ طلباء اور علماء کرام کو ردمرزائیت کی تربیت دیا کرتے تھے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چناب نگر اور جماعت کے مرکزی دفتر ملتان میں ردمرزائیت کے موضوع پر سالانہ خصوصی کورس کرایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا مرحوم عرصہ دراز تک جماعتی احباب کے اصرار پر عارف والا کی جامع مسجد میں نماز جمعہ بھی بڑے اہتمام سے پڑھاتے رہے۔ ملک کا کوئی کونہ ایسا نہ ہو گا جہاں آپ نے تبلیغی سفر کر کے عقیدہ ختم نبوت اور ردمرزائیت پر مدلل تقریریں نہ کیں ہوں۔ حضرت مولانا مرحوم ہمیشہ دلائل و براہین سے تقریر کیا کرتے تھے اور کوئی بات بغیر حوالہ کے نہیں کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب و مبلغین کو جب کسی حوالہ کی تلاش ہوتی تو حضرت مولانا مرحوم کی طرف رجوع کیا جاتا اور حضرت مولانا فوراً بغیر دیکھے حوالہ کی عبارت اپنی یادداشت سے زبانی پڑھ کر اصل حوالہ بتا دیتے۔ آپ کو مطالعہ کا خاص ذوق تھا۔ سفر و حضر میں ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ رہتی۔ جب کسی کتاب کو شروع فرماتے تو اس وقت تک آپ کو چین نہیں آتا تھا جب تک اس کو ختم نہ کر لیں۔ جماعتی مبلغین اور

دوست احباب کو ہمیشہ اپنے بزرگوں کے حالات وواقعات سنا کران کی روحانی تربیت فرماتے رہتے۔ حضرت مولانا مرحوم نے بیرون ملک برطانیہ‘ کینیڈا‘ دبئی‘ فجی‘ افریقہ وغیرہ کے بارہا اسفار کئے۔ ساری زندگی انتہائی سادگی سے بسر کی اور ناموس رسالت کے تحفظ کے مشن سے وابستہ رہے۔ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر کے بزرگوں کے شروع کردہ مشن پر قائم رہے:

چمن کا رنگ گو تو نے اے سراسر خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

حضرت مولانا مرحوم گزشتہ نو دس سال سے صاحب فراش تھے۔ بیماری کے دنوں میں آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا عطاء الرحمن نے حق خدمت ادا کردیا۔ بالآخر آپ ۲۲/مئی ۲۰۰۳ء کو اپنے آبائی قصبہ عنایت پور میں رحلت فرماگئے۔ حضرت مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر تھوڑی ہی دیر میں ملک میں پھیل گئی۔ آپ کے جنازہ میں علماً کرام‘ جماعتی احباب اور عوام الناس نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم‘ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ فیاض حسن سجاد کوئٹہ‘ مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ محمد انور سمیت تمام جماعتی مبلغین واراکین کی جانب سے ہم حضرت مولانا مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتے ہیں۔ قارئین سے بھی التماس ہے کہ حضرت مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے رفع درجات کا اہتمام فرمائیں۔

موت العالم موت العالم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے رہنما حاجی خواجہ محمد اشرف کے جواں سال صاحبزادے اور ممتاز عالم دین مولانا نیاز الرحمن حیدری مورخہ ۲۲/مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات انتقال کرگئے۔ مولانا مرحوم دین اسلام کا درد رکھنے والے انتہائی متحرک انسان تھے۔ ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہ کرامؓ کے لئے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں تمام تر مصلحتوں سے بالاتر ہوکر کام کیا اور متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بے پناہ عقیدت تھی۔ مرحوم کی عمر تقریباً تیس سال کے قریب ہوگی۔ گزشتہ چند سالوں سے وہ بیمار تھے لیکن اس بیماری کے باوجود مسلسل دینی کاموں میں مشغول تھے۔ لورالائی میں تعلیم قرآن کے سلسلہ میں ایک مدرسے کا انتظام بھی انہوں نے سنبھالا ہوا تھا۔ انتہائی مخلص‘ محنتی اور ملنسار انسان تھے۔ علماً کرام سے انہیں خاص محبت وعقیدت تھی۔ اپنے خاندان میں واحد عالم دین ہونے کی وجہ سے پورے خاندان میں ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ گزشتہ چند ماہ سے ان کی بیماری نے شدت اختیار کرلی تھی۔ علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر ۲۲/مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات وہ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ میں علماً کرام کی کثیر تعداد کی شرکت کے علاوہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے امیر اور جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا فیض اللہ بھی رحلت فرما گئے۔ ان کی رحلت پر تعزیت کرتے ہوئے جماعتی رہنماؤں نے تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لئے ان کی بیش بہا خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا فیض اللہؒ نے اپنی پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی تردید میں بسر کی۔ ان کی وفات یقیناً ایک عظیم سانحہ ہے۔

ممتاز عالم دین اور روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد طیب نقشبندی بھی گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ ان کی رحلت سے دنیا ایک علمی اور روحانی شخصیت سے محروم ہوگئی۔ ان کے زیر انتظام کراچی اور شنکیاری ضلع مانسہرہ میں مدارس اور مساجد کام کر رہے تھے۔ مولانا مرحوم طریقت میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور خواجہ عبدالحئی فاروقی صاحب کے خلیفہ مجاز تھے۔ عوام الناس مرحوم سے علمی اور روحانی استفادہ کرتے تھے۔ مرحوم شرعی' معاشرتی اور روحانی مسائل کے سلسلے میں مختلف افراد کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا عبدالواحد' مولانا انوار الحق' مولانا ممتاز احمد' مولانا آغا محمد' حاجی سید شاہ محمد آغا' فیاض حسن سجاد' حاجی محمد اکبر' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی اللہ خان' محمد انور اور دیگر تمام جماعتی احباب کی جانب سے ہم ان تمام مرحومین کے سوگوار خاندانوں سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔ قارئین بھی ان مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے خیر کی درخواست ہے۔

قبولیت اسلام کی شرح میں اضافہ

الحمدللہ! کچھ عرصے سے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے کی شرح میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ لوگ قادیانی مذہب سے برگشتہ ہو رہے ہیں اور ان پر اسلام کی حقانیت واضح ہو رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بعض رہنماؤں نے اس پر بڑا اچھا تبصرہ کیا ہے کہ ۱۱/ستمبر کا واقعہ غیر مسلموں کی ایک بہت بڑی تعداد کے لئے اسلام اور مسلمانوں سے رابطے اور تعارف کا ذریعہ بن گیا ہے۔ موجودہ عالمی صورتحال میں قبولیت اسلام کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوا ہے اور آئے دن قادیانیت اور دیگر مذاہب سے تائب ہوکر لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر اسلام کے بارے میں اختیار کئے گئے منفی رویے نے سنجیدہ فکر کے حامل غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطالعہ پر مجبور کر دیا ہے اور اب وہ ہر قسم کے منفی پروپیگنڈے کے اثرات سے خالی الذہن ہوکر دائمی امن وسکون کے حصول کے لئے اسلام کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حال ہی میں جاری کئے گئے مختلف تنظیموں کے اعداد وشمار اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد بتاتے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ مزید خوش بخت انسان قادیانیت کے چنگل سے نکل کر اسلام کے دامن عاطفت میں پناہ لیں گے۔ قارئین سے بالعموم اور مبلغین سے بالخصوص درخواست ہے کہ ان کے علم میں جتنے قادیانیوں کے اسلام لانے کی اطلاعات ہوں' ان کے نام ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ اعداد وشمار کی شکل میں دنیا کے سامنے اصل صورت حال لائی جاسکے کہ اسلام کو دبانے اور قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں کے باوجود اسلام کس طرح تیزی سے دنیا میں پھیل رہا ہے۔

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نبی کی علامات

منکرین کے شبہات کا حل کرنے میں چونکہ اب ہم اپنے اصلی مقصد سے دور نکل گئے ہیں اس لئے ہم کو اسی طرف پھر عود کرنا چاہئے اور یہ بتلانا چاہئے کہ کسی شخص کو رسول برحق ماننا کن شرائط پر موقوف ہے؟ آیا جو کوئی بھی دعویٰ نبوت زبان سے کرنے لگے یا جو کوئی بھی دنیا کو چند عجیب وغریب تماشے دکھلا دے یا جو کوئی بھی دو چار ہزار مرید جمع کرلے اسی کو ہم نبی اور پیغمبر مان لیں؟ یا نبوت کے واسطے کوئی معیار ایسا تجویز کیا گیا ہے' جس کے ذریعہ سے ماہر طبیبوں کو اشتہاری حکیموں سے جدا کیا جاسکے؟ رہبر اور رہزن کے پہچاننے میں دھوکہ نہ لگے؟ اور محافظوں کی جماعت پر لٹیروں کا اشتباہ نہ ہو؟

بلاشبہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ جبکہ انبیاء علیہم السلام خدا کے معتمد' اس کے وکیل' اس کے رازدار اور اس کے نائب ہیں' تو ان کی ذات میں ایسے پاکیزہ اوصاف اور حقیقی خوبیاں مجتمع ہونی چاہئیں جو ایک ایسے باخبر شہنشاہ اعظم کا قرب حاصل کرنے کے لئے درکار ہیں' ہم دیکھتے ہیں کہ سلاطین دنیا بھی' جن کو کچھ عقل ہو باوجود اس مجازی حکومت کے اپنی مسند قرب پر ان لوگوں کو نہیں بٹھلاتے جو بے عقل' کج خلق' پست حوصلہ یا حکومت کے دشمن ہوں' چہ جائیکہ خدائے برتر اپنے منصب وزارت کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کرے جن کی اخلاقی حالت نہایت پست' عملی حیثیت نہایت ذلیل اور عقلی قوتیں نہایت کمزور ہوں اور بجائے ہدایت پھیلانے کے گمراہ کرنے میں زیادہ مشتاق ہوں اور لوگوں سے بمقابلہ خدا کی عبادت کرانے کے اپنی پرستش کے زیادہ متمنی ہوں۔ اگر نعوذ باللہ! خدائے عزوجل ایسا کرے تو یوں کہو کہ وہ خدا بالکل بے خبر اور جاہل بندوں سے عداوت رکھنے والا ہے' جس کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ میں جس شخص سے جو کام لینا چاہتا ہوں' وہ اس کی اہلیت نہیں رکھتا (نعوذ باللہ)۔ تو اس صورت میں یہ واجب ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے دلوں میں:

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

(۱) اولاً تو خدا کی محبت اور اخلاص اور اس درجہ ہو کہ ارادہ معصیت کی گنجائش ہی نہ نکلے۔

(۲) دوسرے یہ کہ اخلاق پسندیدہ جو اعمال حسنہ کی جڑ ہیں' ان کے اندر فطری طور پر راسخ ہوں تاکہ جو کام بھی وہ کریں قابل اقتداء ہو اور جو فعل بھی ان سے سرزد ہو باعث ہدایت سمجھا جائے۔

(۳) تیسرے یہ کہ فہم و فراست ان میں انتہا کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی ہو' کیونکہ کم فہمی فی نفسہ عیب ہونے کے علاوہ اس وجہ سے بھی ان کے حق میں مضر ہے کہ کلام خداوندی کے اسرار غامضہ کا سمجھنا اور دقیق علل پر مطلع ہونا اور ہر ایک ذکی وغبی کو احکام الٰہی دلنشین طریقے پر سمجھا دینا بغیر عقل صحیح اور فہم کامل کے ہرگز متصور نہیں۔

یہی تین اصول ہیں جو ایک مدعی نبوت کی صداقت کا ہم کو ایک ایسے زمانہ میں پتہ دے سکتے ہیں جس میں کسی نبی کی بعثت کا احتمال ہوسکتا ہو باقی رہے معجزات' وہ اگرچہ اصل نبوت کے اعتبار سے ضروری نہیں' لیکن مدعی نبوت سے ان کا صادر ہونا بے شک اس کی راست بازی کی دلیل ہے' کیونکہ اگر ایک شخص مثلاً سلطان روم کے روبرو لوگوں سے یہ کہے کہ میں سلطان کا معتمد اور محبوب ہوں اور اس کی دلیل یہ بیان کرے کہ دیکھو جس طرح میں ان سے کہوں گا' برابر وہ اسی کے موافق کریں گے اور جو فرمائش کروں گا اس کو پورا کرکے دکھلائیں گے' یہ کہہ کر سلطان کو کھڑا ہونے کی طرف اشارہ کرے اور وہ کھڑے ہوجائیں' پھر ان سے بیٹھنے کو کہے اور وہ فوراً بیٹھ جائیں اور اس طرح لگاتار بہت سے کاموں کی خواہش کرتا رہے اور وہ بھی ایک ذرہ اس کے خلاف نہ کریں اور فرض کرو کہ وہ سب کام سلطان کی عادت مستمرہ اور مزاج کے خلاف بھی ہوں تو کیا کسی جاہل اور معاند کو بھی ایسی حالت میں اس شخص کے دعوے کی تصدیق میں کچھ تردد رہے گا؟ اور کیا کوئی بے وقوف بھی یہ حجت کرے گا کہ دعویٰ تو اس کا محبوب

اور معتمد ہونے کا تھا اور اس کے معتمد ہونے اور سلطان کے کھڑے ہونے میں کوئی مناسبت نہیں' اس لئے اس سے اس پر کوئی استدلال نہیں کرسکتا' تاوقتیکہ سلطان اپنی زبان سے اس کے معتمد ہونے کا اقرار نہ کرے۔

ایسے ہی احمق سے کہنا چاہئے کہ تصدیق دعویٰ دو طرح پر ہوتی ہے: ایک حالی اور ایک مقالی' تو گو اس جگہ زبانی اور قولی تصدیق سلطان کی جانب سے نہیں پائی گئی' مگر حالی تصدیق جو اس سے بھی بڑھ کر ہے حاصل ہوگئی' یہی حال بعینہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا ہوتا ہے کہ وہ اپنی نسبت خدا کا وزیر اور معتمد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور خدا ہر وقت اور ہر جگہ ان کے دعویٰ کو سنتا ہے' پھر وہ عادت اللہ کے خلاف بہت سے کاموں کی فرمائش کرتے ہیں تاکہ ان کے دعویٰ کی سچائی دنیا پر ظاہر ہوجاوے اور خدائے تعالیٰ برابر ان کے حسب مدعا فرمائشوں کو پورا فرماتا رہتا ہے' تو کیا منجانب اللہ یہ ان کے دعویٰ کی حالی تصدیق نہیں ہوئی؟ اور ظاہر ہے کہ جھوٹے آدمی کی تصدیق کرنا خود جھوٹ کی ایک قسم ہے' تو اس سے (اس مدعی کے کاذب ہونے کی صورت میں) خدائے برتر کا کذب ثابت ہوا (نعوذ باللہ منہ) حالانکہ خدائے تعالیٰ کا خالق کذب ہونا تو ضروری لیکن قولاً وعملاً کاذب ہونا محال ہے۔

اب اگر کسی کو یہ وہم گزرے کہ یہ سب تقریر اس وقت قابل تسلیم ہے جبکہ معجزہ یا خوارق عادت کا وجود ممکن ہو' حالانکہ اس کا امکان ابھی محل تردد میں ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہم معجزہ اسی کو کہتے ہیں کہ جو عقلاً محال نہ ہو' لیکن خلاف عادت ہو اور خلاف عادت کے بھی یہ معنی ہیں کہ عام عادت کے خلاف ہو کیونکہ معجزہ بھی ہمارے نزدیک خدا کی خاص عادت ہے جو خاص خاص اوقات میں خاص خاص مصلحتوں سے ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ زید مثلاً ہمیشہ سے قمیض پہننے کا عادی ہو' مگر عید کے روز ہمیشہ اچکن پہنا کرے' تو گو اچکن پہننے کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ زید کی عام عادت کے خلاف ہے مگر ایک حیثیت سے یہ بھی اس کی عادت میں داخل ہے' اسی طرح آگ سے کسی چیز کا جلا دینا اگرچہ خداوند قدوس کی عام عادت ہے لیکن بعض مواقع پر جبکہ کسی نبی کی تصدیق یا اور کوئی مصلحت منظور ہو تو آگ سے وصف احراق سلب کرلینا بھی اس کی عادت ہے کیونکہ ثابت ہوچکا کہ تمام اسباب ومسببات میں جو کچھ تاثیر ہے وہ خدا کے ارادہ سے ہے' وہ جب چاہے سبب کے وجود کو مسبب سے اور مسبب کے وجود کو سبب سے علیحدہ کرسکتا ہے' تو جب مشاہدہ سے یا نہایت ثقہ راویوں کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوجائے کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور بہت سے معجزات دکھائے اور تمام عمر میں کسی ایک بات میں بھی اس کے کہنے کے خلاف نہ ہوا ہو تو بے شک وشبہ ایسے شخص کو نبی سمجھنا چاہئے' کیونکہ نبی کاذب کی تصدیق خدائے تعالیٰ قولاً یا عملاً ہرگز نہیں کرسکتا' (جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی کاذب کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے قولاً وعملاً نہیں فرمائی بلکہ اس کے برعکس معاملہ فرمایا) اور وہ ایسا کرے تو دین مجملہ رحمت نہ ہوگا۔

مجھ کو افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض عقلاء کو معجزات کے ممکن الوقوع ہونے سے انکار ہے اور طرفہ تماشہ یہ کہ وقوع کی صورت میں وہ ان کے نزدیک دلیل نبوت بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کو اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ موسیٰ کے نبی ہونے اور لاٹھی کے سانپ بن جانے میں کیا تعلق پایا جاتا ہے جو ایک سے دوسرے پر استدلال ہوسکے۔ (فاعتبروا یااولی الابصار)

☆☆..........☆☆

بقیہ: اصول موتی

کسی ایسے بدبخت کی بات نہ مانو جو زیادہ قسم کھانے والا ہے' ذلیل و رذیل ہے' طعنہ زن ہے' چغل خور ہے' بھلائی سے روکنے والا ہے' عناد و مخالفت میں حد اعتدال سے تجاوز کرنے والا ہے' ازلی گناہ گار ہے' سرکش و بدمعاش ہے' اس پر مستزاد بدنام زمانہ اور حرامی ہے' اس کے سامنے جب آیات قرآنی کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتا ہے یہ تو بس گزرے ہوئے لوگوں کے افسانہ ہائے پارینہ ہیں۔"

یعنی وہ اللہ کی کتاب کو بھی جھٹلاتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کے ارشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں بندگان خدا کے جذبات کس قدر نازک ہونے چاہئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کسی دریدہ دہن کی ادنیٰ سی گستاخی قابل برداشت نہیں ہونی چاہئے' عالم انسانیت کے محسن اعظم کی ذرا سی بھی توہین گوارا نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ ملک پاکستان میں پوری کی پوری جماعتیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کرنے کے لئے موجود ہوں' ان دشمنان اسلام قادیانیوں کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے اور اگر کبھی خدانخواستہ ایسا کوئی حادثہ پیش آجائے تو انسانیت کے بہی خواہوں اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا فرض بنتا ہے کہ ایسے فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیں تاکہ کوئی دوسرا کذاب اس قسم کا کوئی فتنہ دوبارہ کھڑا کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

☆☆..........☆☆

عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء

آخری قسط

حیات و نزول مسیح کی حتمی بحث

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ

حیات و رفع مسیح (علیہ السلام) سے متعلق گزشتہ مباحث میں ''توفی'' کی حقیقت پر کافی روشنی پڑ چکی ہے اور سورۂ مائدہ کی آیت مسطورہ بالا کی تفسیر کے بھی تمام پہلو واضح ہو چکے ہیں' تاہم قرآن کے اعجاز بلاغت اور اسلوب بیان کی لطافت سے مستفید ہونے کے لئے چند سطور اس مسئلہ پر بھی سپرد قلم کر دینا مناسب ہے کہ اس مقام پر قرآن نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے قیام ارضی کو ''ما دمت فیہم'' سے اور کائنات ارضی سے انقطاع تعلقات کو ''توفیتنی'' سے کیوں تعبیر کیا؟

گزشتہ سطور میں لغت اور معانی کے حوالوں سے یہ تو ثابت ہو چکا کہ ''توفی'' کے حقیقی معنی ''اخذ و تناول'' (لے لینے اور قبضہ کر لینے) کے ہیں اور موت کے معنی میں بطور کنایہ اس کا استعمال ہوتا ہے اور یہ کہ کنایہ میں حقیقی معنی برابر ساتھ ساتھ رہتے ہیں' مجاز کی طرح یہ نہیں ہوتا کہ حقیقی معنی سے جدا ہو کر لفظ غیر موضوع لہ میں استعمال ہونے لگے' پس اگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق قرآن کا عقیدہ یہ ہوتا کہ ان کو موت آ چکی اور سوال و جواب کا یہ سلسلہ موت کے اسی وقت سے متعلق ہے نہ کہ قیامت کے دن سے' تو پھر بلاغت و معانی کا تقاضا یہ تھا کہ اس موقعہ پر ''حیات'' اور ''موت'' ایک دوسرے کے متضاد الفاظ کو استعمال کیا جاتا تاکہ یہ حیثیت واضح ہو سکتی کہ سوال و جواب کا معاملہ ''موت'' کے ہم قریں ہے اور پھر لفظ ''موت'' کی صراحت اپنے مقابل لفظ ''حیات'' کی طالب ہوتی مگر قرآن نے ان دونوں الفاظ کی بجائے ''ما دمت فیہم'' کو ''حیوٰۃ'' کی اور ''توفی'' کو ''موت'' کی جگہ استعمال کیا ہے تو یہ کس لئے اور کس مقصد سے؟ یا بغیر کسی حکمت و مصلحت کے یہ اسلوب اختیار کر لیا؟ جمہور امت تو اس کا ایک ہی جواب رکھتی ہے اور وہ یہ کہ قرآن نے دوسرے مقامات کی طرح اس مقام پر بھی اعجاز و ایجاز سے کام لیا ہے اور ان دو لفظوں میں وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی' رفع' نزول اور موت تمام مراحل کو سمو دینا چاہتا ہے' وہ اگر یہ کہتا: ما حییت میں جب تک زندہ رہا'' اور ''فلما امتنی پس جب تو نے مجھ کو موت دے دی'' تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو بھی عام حالات کے مطابق دو ہی مراحل پیش آئے ہیں ''زندگی'' اور ''موت'' ان دونوں مرحلوں کے درمیان کوئی خاص صورت حال پیش نہیں آئی' لیکن جبکہ یہ خلاف واقعہ تھا اور ان کی زندگی اور موت کے درمیان دو اہم مراحل پیش آ چکے ہوں گے ایک ''ملاء اعلیٰ کی جانب بقید حیات رفع' اور دوسرے کائنات ارضی پر دوبارہ رجوع (نزول)'' اس لئے از بس ضروری ہوا کہ حیات اور موت کی جگہ دو ایسے الفاظ اختیار کئے جائیں جو ان چاروں مراحل پر صادق آ سکیں اور جبکہ متعدد مقامات پر حسب حال ان مراحل کی تفصیل بیان ہو چکی ہے تو اعجاز بلاغت کا یہی تقاضا ہے کہ اب ان کو ایجاز و اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے۔

صورت حال کا یہی نقشہ تھا جس کے لئے قرآن عزیز نے ''ما حییت'' کی جگہ ''ما دمت فیہم'' استعمال کیا تاکہ یہ جملہ اختصار کے ساتھ حضرت مسیح (علیہ السلام) کی زندگی کے دونوں حصوں پر حاوی ہو جائے' اس حصہ پر بھی جو ابتداء زندگی سے شروع ہو کر ''رفع الی السماء'' پر ختم ہوتا ہے اور اس حصہ پر بھی جو ''نزول ارضی'' سے شروع ہو کر ''موت'' پر جا کر

ختم ہو جاتا ہے اور اسی طرح قرآن نے "فلما امعنی" کا اسلوب بیان اختیار کیا تاکہ یہ جملہ بھی پہلے کی طرح باقی دونوں مرحلوں کو اپنے اندر سمولے اس مرحلہ کو بھی جو "رفع الی السماء" کی صورت میں پیش آیا اور اس مرحلہ کو بھی جو نزول کے بعد "موت" کی صورت میں نمودار ہوا کیونکہ موت سے تو صرف ایک ہی حقیقت ظاہر ہو سکتی تھی مگر "توفی" میں بیک وقت دونوں حقیقتیں موجود تھیں' حقیقی معنی کے لحاظ سے صرف "اخذ و تناول" اور کنایہ کے اعتبار سے اخذ و تناول کے ساتھ ساتھ "موت" جیسا کہ سطور بالا میں "کنایہ" اور "مجاز" کے باہمی فرق سے معلوم ہو چکا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) عرض کریں گے: خدایا! جو وقت میں نے ان کے درمیان گزارا' اس کے لئے تو بے شک میں شاہد ہوں لیکن "توفی" کے اوقات میں ان پر فقط تو ہی نگہبان رہا' باقی تیری شہادت تو ہر حالت میں ہر وقت ہر شے پر حاوی ہے۔

مسئلہ متعلقہ کی یہ پوری بحث اس سے قطع نظر کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات کی تفسیر میں کیا ارشاد فرمایا ہے' لغت' معانی' بلاغت کے پیش نظر تھی' ورنہ ان آیات کی تفسیر میں ایک مومن صادق کے لئے وہ صحیح مرفوع احادیث کافی ہیں جن کو محدثین نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔ مثلاً مشہور محدث حافظ ابن عساکرؒ نے بروایت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث نقل کی ہے' اس کا ترجمہ یہ ہے:

"جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام انبیاء علیہم السلام کو اور ان کی امتوں کو بلایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی بلائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اول ان کے سامنے اپنی ان نعمتوں کو شمار کرایا جائے گا جو دنیا میں ان پر نازل ہوتی رہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) ان سب کا اعتراف کریں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من دون الله" تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) انکار فرمائیں گے' پھر نصاریٰ بلائے جائیں گے اور ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ دروغ بیانی کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہاں! عیسیٰ نے ہم کو یہی تعلیم دی تھی' یہ سن کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر سخت خوف طاری ہو جائے گا' بدن کے بال کھڑے ہو جائیں گے اور خشیت الٰہی سے ان کا رواں رواں بارگاہ صمد میں سجدہ ریز ہو جائے گا اور یہ مدت ایک ہزار سال معلوم ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نصاریٰ کے خلاف حجت قائم کر دی جائے گی اور ان کی خود ساختہ صلیب پرستی کا راز فاش کر دیا جائے گا اور پھر ان کو جہنم میں جھونک دیئے جانے کا حکم ہو جائے گا۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد اول' سورۂ مائدہ)

اور محدث ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بسند صحیح یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) سے ان کی امت کے متعلق سوال کرے گا تو اپنی جانب سے عیسیٰ علیہ السلام پر جواب بھی القاء کر دے گا" اور اس القاء کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر القاء ہوگا کہ وہ یہ جواب دیں:

"سبحانک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد اول' سورۂ مائدہ)

اور صحیحین (بخاری و مسلم) اور سنن میں جو حدیث شفاعت منقول و مشہور ہے' اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح قیامت میں تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے اور معاملہ کے پیش آنے سے قبل خائف و ہراساں ہوں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان میں سے ایک ہوں گے اور ان پر یہ خوف طاری ہو رہا ہوگا کہ جب ان سے امت کی مشرکانہ بدعت پر سوال ہوگا تو وہ درگاہ صمدی میں کس طرح اس سے عہدہ برآ ہو سکیں گے؟

الحاصل سورۂ مائدہ کی ان آیات کی تفسیر وہی صحیح ہے جو جمہور امت کی جانب سے منقول ہے اور قادیانی اور لاہوری کی تفسیر بالرائے الحاد و زندقہ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

(ختم شد)

☆☆..........☆☆

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی خصوصی رپورٹ

قادیانی ریاست نہیں بننے دیں گے

سالانہ ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد میں بتاریخ ۸/مئی بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد شہید اسلام حضرت مولانا عبداللہؒ میں منعقد ہوئی' کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے فرمائی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے' الحمدللہ! ختم نبوت کی برکت سے یہ کانفرنس بھرپور کامیاب ہوئی اور اسلام آباد کے گردونواح' راولپنڈی ڈویژن اور پشاور سے ختم نبوت کے عاشق جوق در جوق تشریف لائے ہوئے بعد نماز مغرب فوراً کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی' تلاوت قرآن پاک قاری اخلاق احمد مدنی نے کی' تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پیش کی گئی' اس کے بعد مفتی محمود الحسن نے اعلان کیا کہ ہم تمام شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وقت کی قلت کے پیش نظر باہر سے آنے والے حضرات میں سے صوبہ سرحد کی نمائندگی کرنے کے لئے صرف حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ صوبہ سرحد کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں' مفتی صاحب نے بڑے احسن انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ کیا' صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک جس جس زمانے میں قربانیاں دی گئیں' سب کا اجمالاً تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہروقت تیار ہیں۔

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنا خطاب شروع کیا اور بڑے عالمانہ انداز میں عقلی اور نقلی دلائل سے ختم نبوت کی شان بیان کی اور مسلمانوں کی موجودہ پستی اور مصائب میں مبتلا ہونا

رپورٹ: قاضی احسان احمد

اور افغانستان اور عراق میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو بیان کرتے ہوئے قرآن اور سنت اور تاریخ اسلام کے حوالے سے منافقین کے کردار کو بیان کیا اور کہا کہ اگر منافق کافروں کا ساتھ نہ دیں تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی' آج کے مسلمانوں کی تباہی منافقین کی وجہ سے ہوتی ہے' انہوں نے مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ اور نزول عیسیٰ پر مدلل دلائل کی مدد سے پُرمغز خطاب کیا۔ اس کے بعد مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سے متعلق ترامیم ختم کرنے والوں کا بوریا بستر گول کردیں گے' قادیانیت انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے' مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کیا جارہا ہے' پاکستانی مسلمان قادیانیوں کی تمام سازشوں کو ناکام بنادیں گے اور قادیانیوں کو کشمیر میں قادیانی ریاست قائم نہیں کرنے دیں گے' انہوں نے کہا کہ ہم اور تمام مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں مگر نبی اکرم ﷺ کی توہین یا گستاخی کبھی برداشت نہیں کرسکتے' تاریخ اس کی گواہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پوری دنیا میں قادیانی اور قادیانی نواز منظم ہوکر اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں مگر علماء حق نے ہر دور میں ان کے تمام منصوبے اور ان کی تمام سازشیں ناکام بنائی ہیں' آج بھی تمام مسلمان اور علماء حق ان کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے' نہ کشمیر میں' نہ پاکستان میں' بلکہ پوری دنیا میں ہر جگہ ان کا تعاقب کیا جائے گا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ڈپٹی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں' انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کو دورۂ امریکہ کے موقع پر جو دو مطالبات پیش کئے گئے' ان میں سے

ایک قادیانیوں کے خلاف قوانین کا خاتمہ تھا' انہوں نے کہا کہ اندرون خانہ امریکی حکم پر عمل کرنے کی کوشش کی گئی جو علماء کرام کے اتحاد اور مسلمانان پاکستان نے ناکام بنادی' انہوں نے کہا کہ ہم نے ہر دور میں وقت کے فرعونوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا اور اب بھی جاری ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا' اب کوئی بھی ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا جو ایسی کوشش کرے گا' منہ کی کھائے گا۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں خطاب کرتے پہلے تو لوگوں کی سستی کا علاج کیا اور ان کو بیدار کیا اور کہا کہ نئی نبوت کی ضرورت تب ہوتی ہے کہ اگر پہلی نبوت میں کوئی کمی رہ گئی ہو جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن اور دین کامل دیا گیا ہے' اس لئے اب جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' وہ کافر ہوگا' انہوں نے کہا کہ نبوت کی تکمیل ہونے کے بعد آج قادیانی یا کوئی اور دعویٰ نبوت کرے گا تو وہ غبی تو ہو سکتا ہے' نبی نہیں ہو سکتا۔ مولانا اللہ وسایا نے پرسوز انداز میں نبی رحمت کی رحمت للعالمین کے حوالے سے قرآن و سنت اور تاریخ اسلام سے کئی اہم واقعات سنائے اور کہا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں ہے' یہ سازشیں کا ایک ٹولہ ہے جن کی کوئی بھی بات عقل کے مطابق نہیں ہے' ان کی بنیاد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں پر ہی ہے اور ہر دور میں حکمران ٹولہ نے ان کا ساتھ دیا ہے اور پھر جو ان کا حشر ہوا وہ بھی ایک عبرت ناک تاریخی حقیقت ہے' ہم آج بھی ان کے کسی بھی منصوبے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور قادیانی جن حکمرانوں کو ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں' تاریخ نے ثابت کیا کہ مسلمانوں کی قربانیوں اور ان کے احتجاج کی وجہ سے انہی حکمرانوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا ہے' محترم جناب بھٹو مرحوم نے ایسے ہی کیا اور قادیانیوں کو اسمبلی سے غیر مسلم قرار دلوا کر تاریخ ساز فیصلہ دیا' قادیانی' صدر مشرف پر بڑے خوش ہوتے تھے مگر اس نے بھی ربیع الاول کے مہینہ میں علماء کے شدید اصرار پر سیرت کانفرنس میں اعلان کیا کہ جو ختم نبوت کو نہیں مانتا وہ تو مسلمان ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تاریخ ہے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر توہین رسالت کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا' اس گئے گزرے دور میں بھی نبی کی عزت اور ناموس پر ہاتھ ڈالنے والوں کا ہاتھ توڑ دیا جائے گا' اور نبی کی عزت و ناموس کے خلاف بولنے والی زبان کو کاٹ دیا جائے گا' حکمران اگر ان قادیانیوں کی حمایت کریں گے تو ان کو بھی اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑے گا' میں قادیانیوں سے یہ کہوں گا کہ اب بھی وقت ہے کہ توبہ کرلو اور نبی ﷺ کے دامن رحمت میں آ جاؤ' یہی یہ بھی کامیابی کا راستہ ہے۔

مولانا اللہ وسایا کی تقریر کے دوران پوری مسجد نعرۂ تکبیر' ختم نبوت زندہ باد اور قادیانی مردہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی مولانا نے لوگوں سے گزارش کی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی شروع ہے' ہر شخص نبی کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جماعت کا رکن بنے اور قیامت کے دن یہ کامیابی کا ذریعہ بنے گی انشاء اللہ۔ ماشاء اللہ اس سال یہ کانفرنس ہر اعتبار سے کامیاب ترین کانفرنس تھی' اسلام آباد کے تقریباً تمام علماء کرام اور مسلمانوں نے اس میں بھرپور شرکت کی' کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے ذمہ دار حضرات نے دن رات بھرپور کام کیا' جن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد' قاری احسان اللہ ہزاروی سرپرست' قاری عبدالوحید قاسمی سیکریٹری ختم نبوت اسلام آباد' مفتی محمود الحسن مبلغ ختم نبوت راولپنڈی' مفتی خالد میر کشمیری مبلغ ختم نبوت کشمیر شامل تھے۔ کانفرنس میں منظور کی جانے والی قراردادیں قاری عبدالوحید قاسمی سیکریٹری جنرل ختم نبوت اسلام آباد نے کانفرنس کے شرکاء سے پاس کرائیں' جو درج ذیل ہیں۔
کانفرنس کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے رقت آمیز دعا کرائی اور ان کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قراردادیں:

۱:......ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت قادیانیوں کی ارتدادی اور خلاف اسلام تبلیغی سرگرمیوں کو آئین پاکستان کے تحت بند کرے۔ قادیانی گروہ تقریباً ایک صدی سے استعماری قوتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے' سقوط مشرقی پاکستان میں قادیانیوں کی سازشیں کسی سے مخفی نہیں۔ ان سازشوں کا بانی ایم ایم احمد قادیانی تھا۔ پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں شامل کرنے کے لئے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی جماعت کو کام پر لگایا۔ کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے اس نے کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونے سے رکوایا۔ تحریک پاکستان کے دوران قادیانیوں نے انگریزوں کو خط

لکھا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ شمار کیا جائے' ضلع گورداسپور کا پاکستان میں شامل نہ ہونا قادیانیوں کی سازش کا ایک حصہ ہے اور وہاں سے بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کر کے مسئلہ کشمیر پیدا کیا۔ قادیانی مسئلہ کشمیر پیدا کرنے کے سب سے بڑے مجرم ہیں۔ کشمیر کے موجودہ حالات اور ملکی حالات میں قادیانیوں کو پاکستان اور آزاد کشمیر میں کلیدی آسامیوں پر برقرار رکھنا ملک و ملت سے دشمنی کے مترادف ہے' اس لئے حکومت سے شدید مطالبہ ہے کہ حکومت قادیانیوں کو فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے فی الفور برطرف کرے اور اسی طرح سی بی آر کے چیئرمین ملک ریاض احمد' وزیر اعلیٰ بلوچستان کے پرنسپل سیکریٹری اور پنجاب جیل خانہ جات کے رفاہی امور کے منیجر فہیم قادیانی' اس کے علاوہ پلاننگ کمیشن میں جو افسران قادیانی ہیں ان کو برطرف کیا جائے' پہلے بھی مشرقی پاکستان قادیانیوں کی سازشوں سے ٹوٹا تھا' یہ ملک وقوم کے بہترین مفاد میں ہوگا کہ جلدی ان کو فارغ کیا جائے۔

۲:...... یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ حکومت سودی نظام کو مکمل ختم کرے اور اتوار کی چھٹی ختم کر کے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔

۳:...... یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی' عریانی' جوا اخبارات' ریڈیو' ٹی وی اور دوسرے میڈیا کے ذریعہ پھیلائی جارہی ہے' اس کو فی الفور بند کیا جائے۔

۴:...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سمیت ملک کے دیگر شہروں میں ملکی اور غیر ملکی عیسائیوں کی طرف سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد کرنے کے لئے شفائیہ دعائیہ کروسیڈ کے نام سے جو کھلے عام ارتدادی تبلیغ جاری ہے' ایسے پروگراموں پر اسلام آباد اور پورے ملک میں فوری پابندی لگائی جائے اور ان غیر مسلموں کی عبادات کو ان کی عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے ورنہ حالات سنگین ہوجائیں گے اور اس کی ذمہ داری حکومت اور عیسائیوں پر ہوگی۔

۵:...... یہ عظیم اجتماع فلسطین' کشمیر' افغانستان اور دیگر خطوں کے تمام مظلوم مسلمانوں کی تحریک آزادی کی حمایت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کو آزادی دی جائے اور ان پر مظالم بند کئے جائیں۔

۶:...... یہ عظیم اجتماع کراچی سے شیخ سکندر حسین نامی شخص اور اس کے ۱۴ شاگردوں کی کتاب سیرت معصومین میں توہین رسالت' توہین قرآن اور توہین صحابہ پر مبنی مواد کی اشاعت کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان خصوصاً حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیخ سکندر حسین اور اس کے ۱۴ شاگردوں کے خلاف فی الفور ایف آئی آر درج کر کے ان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور جو حکومتی اہلکاران کو قانون کی گرفت سے بچارہے ہیں' ان کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔

۷:...... یہ عظیم اجتماع تقسیم کشمیر کے قادیانی پلان کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ قادیانی ۱۸۹۲ء سے ہی کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کے لئے مذموم کوشش کررہے ہیں مگر وہ پہلے کی طرح اب بھی کامیاب نہیں ہوں گے' کشمیر ان کا قبرستان بنے گا' کشمیری نوجوان اپنا پاک خون ان ناپاکوں کے لئے نہیں دے رہے۔

۸:...... آزاد کشمیر حکومت ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۴ء کے قومی اسمبلی کے اور صدارتی احکامات پر عمل کرتے ہوئے قادیانی گروہ کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائے خصوصاً کوٹلی' میرپور ڈویژن اور مظفر آباد میں ان کی سرگرمیوں کو آئین کا پابند کیا جائے' اذان' مسجد اور دوسرے اسلامی شعائر کو استعمال کرنے سے انہیں روکا جائے۔

۹:...... یہ اجلاس گستاخ رسول کی سزا کے قانون کے سلسلہ میں حکومت کی جانب سے تاخیری حربوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔

۱۰:...... یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے عنوان سے قادیانیوں پر نام نہاد مظالم کی داستان کو خود ساختہ رپورٹ قرار دیتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ یہ رپورٹ اسلامیان پاکستان کے مذہبی معاملات میں کھلی مداخلت کے مترادف ہے جس کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔

۱۱:...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے پلاننگ کمیشن سے بھی تمام قادیانیوں کو ہٹایا جائے' مشرقی پاکستان ان کی پلاننگ اور سازشوں کی وجہ سے الگ ہوا تھا' آج بھی قادیانی اس محکمہ میں بھرپور سازشوں میں مصروف ہیں۔

☆☆......☆☆

A Product of Tasty Supari
Tasty
KANWAL
Meetha Pan Masala
1 RUPEE
26 PACKETS
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani hp Products

انمول موتی

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو سب سے زیادہ عمدہ ہیں: ایمان باللہ اور مسلمانوں کی خیر خواہی' اور دو عادتیں سب سے زیادہ بری اور ضرر رساں ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانا اور مسلمانوں کی بدخواہی اور ان کے ساتھ بداندیشی اور بدمعاملگی سے پیش آنا۔

☆...... رسالت مآب سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ تم علماء کی ہم نشینی کو اپنے لئے لازم کرلو اور داناؤں کی باتیں سنا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کی روشنی سے دل مردہ کو یوں زندہ کرتا ہے جیسے خشک زمین کو آب باراں سے سرسبز و شاداب کردیتا ہے۔

☆...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں توشہ اعمال کے بغیر جانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سمندر میں بغیر جہاز کے داخل ہوجائے۔

☆...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں مال عزت کا ذریعہ ہے اور آخرت میں عمل صالح سے عزت ہوتی ہے۔

☆...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے حزن و ملال سے دل میں تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی فکر و اندوہ سے اس میں روشنی کا ظہور ہوتا ہے۔

☆...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو علم کی دھن اور تلاش میں لگا رہتا ہے' بہشت بریں اس کی خواہاں ہوتی ہے اور جو معصیت کے پیچھے پڑا رہتا ہے' دوزخ اس کا انتظار کرتی رہتی ہے۔

☆...... حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو گناہ ہوائے نفس کی وجہ سے سرزد ہوجائے' اس کے بخشے جانے کی توقع کی جاسکتی ہے

مولانا محمد نذر عثمانی

اور جس معصیت کی بنیاد کبر و غرور ہو' وہ بخشا نہیں جاسکتا کیونکہ ابلیس سے جو خدا کی نافرمانی ہوئی' اس کا اصل سبب بے جا گھمنڈ ہی تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے جو لغزش واقع ہوئی' اس کی وجہ نفس کا ورغلانا تھا۔

☆...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: اگر کسی گناہ صغیرہ پر اصرار کیا جائے اور اسے ترک کرنے کی سعی نہ کی جائے تو وہ صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے' اسی طرح خواہ کیسا ہی کبیرہ گناہ ہو مگر صدق دل سے توبہ کرلی جائے تو وہ معاف کردیا جاتا ہے۔

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی جڑ عشر اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ہے' لہٰذا حب دنیا کے جذبہ کو کچل دینا اور عشر و زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

☆...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا حصول تین اور چیزوں سے نہیں ہوسکتا: آرزوؤں سے تونگری نہیں مل سکتی' خضاب لگانے سے جوانی لوٹ کر نہیں آسکتی' اور کھوئی ہوئی تندرستی کو دواؤں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا' اس لئے کہ اصلیت کی گمشدگی کا تدارک تصنع سے نہیں ہوتا۔

☆...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ اچھی طرح محبت سے مل جل کر زندگی بسر کرنا آدھی عقل کی علامت ہے' سنجیدگی کے ساتھ سوال کرنا نصف علم کی نشانی ہے' کسب معاش کے سلسلہ میں مناسب اور بہتر تدابیر اختیار کرنا آدھی گزران ہے۔

☆...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا کی مرغوبات سے دست بردار ہوجاتا ہے' اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو گناہوں سے مجتنب رہتا ہے' فرشتے اسے چاہتے ہیں اور جو شخص مسلمانوں سے لالچ نہیں رکھتا' مسلمان اس سے محبت کرتے ہیں۔

☆...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی نعمت دنیا میں قابل قبول ہے تو وہ اسلام کی نعمت ہے' اگر کوئی مشغلہ اختیار کرنے کے لائق ہے تو وہ اطاعت الٰہی ہے اور اگر کوئی چیز باعث عبرت ہے تو وہ

موعظت ہے تو وہ مرگ وفات ہے جس کا پیالہ ہر فرد وبشر کو نوش کرنا ہے اور موت کے دروازے سے گزرے بغیر کوئی بھی آخرت کی سرحد میں داخل نہیں ہوسکتا۔

☆......حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے انسان ہیں جنہیں دنیوی نعمتیں دے کر ان کے کفران وعدوان پر ڈھیل دی جاتی ہے' بہت سے ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کی زبانی اپنی مدح وستائش سن کر بھول جاتے ہیں اور فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے بھی انسان ہیں کہ جب ان کی بدکرداریوں پر اغماض وپردہ پوشی سے کام لیا جاتا ہے تو وہ فریب خوردہ ہو کر ارتکاب جرائم پر دلیر ہو جاتے ہیں اور پھر اچانک پکڑ لئے جاتے ہیں۔

☆......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں: خلوت وجلوت میں اللہ سے ڈرتے رہنا' افلاس وتونگری میں میانہ روی اختیار کرنا' غصہ و خوشنودی کی حالت میں دامن عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دینا' تین چیزیں ہلاکت وخسران تک پہنچانے والی ہیں: حد درجہ بخل' خواہشات نفس کی پیروی' اور اپنی ذات کو دوسروں سے اعلیٰ وارفع تصور کرنا' اور تین چیزوں سے علو مراتب نصیب ہوتا ہے: کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرنا' بھوکوں کو کھانا کھلانا اور راتوں کو جب لوگ خوب راحت کے مزے لوٹ رہے ہوں' اس وقت اٹھ کر بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہونا' اور تین چیزیں گناہوں کو دور کرنے والی ہیں: جاڑوں (سردی) کے ایام میں پوری طرح پانی بہا کر وضو کرنا' نماز باجماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کا شوق سے انتظار کرتے رہنا۔

☆......حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ جو بے ادب ہے' وہ بے علم ہے اور جو مشکلات میں صبر نہ کرے' وہ دین سے کورا ہے اور جس کے دل میں زہد وتقویٰ نہ ہو' اسے قرب الٰہی نصیب نہ ہوگا۔

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بہترین دن کون سا ہے؟ بہترین مہینہ کون سا ہے؟ اور بہترین عمل کیا ہے؟ آپؓ نے جواب دیا کہ بہترین دن تو جمعہ کا دن ہے' اور بہترین مہینہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور بہترین عمل نماز پنجگانہ کو پابندی کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرنا ہے' تین دن گزرنے کے بعد حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ایک شخص کے سوال کا یہ جواب دیا ہے' آپؓ نے فرمایا کہ اگر مشرق ومغرب کے تمام علماء' حکماء' فقہاء سے بھی یہ سوال کیا جاتا تو اس سے بہتر جواب کوئی نہ دے سکتا' لیکن میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ تیرا بہترین عمل وہ ہے جسے اللہ قبول کرلے' بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تو اللہ کی جناب میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے صدق دل سے خالص توبہ کرلے اور بہترین دن وہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو اس حال میں جائے کہ تیرا دل نور ایمان سے منور ہو چکا ہو۔

☆......حضرت مالک بن دینارؒ کا قول ہے کہ تین برائیں ایسی ہیں جنہیں تین خوبیوں کے ذریعہ دور کیا جاسکتا ہے اور مومن ہونے کے لئے ان برائیوں کو دور کرنا نہایت ضروری ہے: کبر ونخوت کو عاجزی انکساری سے' حرص وطمع کو قناعت سے' بغض وحسد کو نصیحت اور خیر خواہی سے دور کرنا چاہئے۔

☆......حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اللہ نے آپ کو کس سبب سے اپنا خلیل بنایا؟ آپ نے جواباً فرمایا: تین باتوں کی وجہ سے: (۱) میں نے ہمیشہ اللہ کے حکم کو دوسروں کے حکم پر ترجیح دی' جہاں کہیں خدا اور غیر خدا کے مابین تصادم ہوا تو اس وقت میں نے اللہ ہی کو اختیار کیا' (۲) جس چیز کی خود اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے' اس کے متعلق میں نے کبھی فکر وتردد نہیں کیا' (۳) اور کسی مہمان کو ساتھ لئے بغیر میں نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔

☆......روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص علم کی خاطر اپنے وطن سے نکلا' اس عہد کے نبی کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ عزیز! سن! میں تمہیں تین چیزیں بتاؤں گا جس میں اگلوں پچھلوں سب کا علم ہے اور وہ یہ ہے کہ پوشیدگی اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہو' جب بھی کسی انسان کا ذکر کرنا چاہو تو بھلائی کے ساتھ کرو اور ہمیشہ حلال روٹی کھایا کرو' جب اس نوجوان نے یہ نصیحتیں سنیں تو اس نے سفر کا ارادہ ترک کردیا۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ (رحمت) بھیجے گا اور اگر کوئی خدانخواستہ ایک بار بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے کی گستاخی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دس بار گالیاں دے گا' چنانچہ ولید بن مغیرہ نے ایک مرتبہ جب آپ کو صرف ایک بار گالی دی تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے اسے دس گالیاں دیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا:

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم

باقی صفحہ 8 پر

ارشادات و ملفوظات

ارشادات قطب الاقطاب
حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ

زندگی کی قدر و قیمت:

گھوگی سے ایک ڈاکٹر آیا جو سرکاری ملازم بھی تھا ان کے کچھ اور دوست بھی تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہم کو کچھ نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ دنیا میں انسان کو پیدا کر کے یہ موقع دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے یہ موقع اس سے پہلے بھی نصیب نہیں تھا اور مرنے کے بعد بھی مہلت نہیں ملے گی اگر ایک منٹ ایک لمحہ چاہے کہ مل جائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرلوں تو نہیں مل سکے گا' یہ زندگی بڑی قدر والی ہے اس زندگی کو ایسے کام میں صرف کیا جائے جس سے آخرت والی زندگی کامیاب بن جائے' وہ کام ہے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنا' بندہ ہر وقت اس کوشش میں ہو کہ اس کا رب سے صحیح تعلق قائم ہو جائے' شیطان چاہتا ہے کہ اس کا تعلق رب سے کٹ جائے اور اس کی زندگی برباد ہو جائے' انسان کے تعلقات ساری دنیا کے ساتھ ہوں لیکن رب سے تعلق نہ ہو تو کیا فائدہ؟ یہ تعلقات تو اس دنیا ہی میں ختم ہو جاتے ہیں' کوئی بھی دنیا والا تعلق آخرت میں فائدہ نہیں دے سکتا' یہ دنیاوی تعلقات جن کو انسان بڑی وقعت دیتا ہے' جن کے قائم کرنے کے لئے بڑے حیلے کرتا ہے' لیکن وہ تو یہیں رہ جائیں گے' فنا ہو جائیں گے' سوائے رب تعالیٰ کے تعلق کے جو آخرت میں کارآمد ہوگا' مرنے کے ایک لمحہ بعد ساری دنیا اور اس کے تعلقات یہیں رہ جائیں گے' اب قبر اور حشر میں جو چیز کام آنے والی ہے وہ ہے تعلق مع اللہ' بس یہی چیز نفع دینے والی ہے' بادشاہ ہو یا کوئی بڑا مالدار آدمی ہو' مرنے کے بعد اس کے لئے یہ چیزیں خصوصیت والی یا برتری والی نہیں بنیں گی۔

بادشاہ کو درویش کی نصیحت:

ایک بادشاہ تھا اس کو چار چیزوں سے محبت تھی:

1:...... اچھے اور طاقت والے کھانے۔

2:...... حسین اور خوبصورت عورتیں اپنے پاس رکھنا۔

3:...... دولت جمع کرنا۔

4:...... ہر وقت بڑا لشکر تیار رکھنا جو ملک کی حفاظت کرے اور دوسرے ملک بھی فتح کرے۔

بادشاہ سے ایک مرتبہ ایک درویش ملا' بادشاہ سے کہا: اے بادشاہ تو بڑی بھول میں ہے' تو جس راستہ پر چل رہا ہے وہ سیدھی راہ نہیں' یہ چار چیزیں جن کو تو نے اختیار کیا ہے' وہ یہاں دنیا میں ختم ہو جائیں گی' تجھے جس دوسری زندگی کی طرف جانا ہے اس کے لئے بھی کچھ کیا ہے؟

بادشاہ نے جواب دیا کہ اس زندگی کے لئے تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے' درویش نے اس سے کہا کہ جہاں تجھے ہمیشہ رہنا ہے' وہاں کے لئے تو کچھ بھی نہیں اور اس فانی دنیا کے لئے تیرے پاس ہر قسم کی چیزیں ہیں' بادشاہ نے کہا کہ میں کیا کروں؟ درویش نے کہ رب سے تعلق پیدا کر' رب سے تعلق کے لئے اس کا ذکر کر' یعنی ہر وقت رب کی یاد سے انسان کے دل کا تعلق رب سے جڑ جاتا ہے' شیطان کہتا ہے کہ بندہ کا تعلق اپنے رب سے کٹ جائے:

"استحوذ علیھم الشیطن فانساھم ذکر اللہ"

ترجمہ: "ہر چیز انسان کو یاد ہوگی مگر بھولا ہوگا تو صرف اللہ کو۔"

اللہ سے تعلق ذکر سے پیدا ہوتا ہے' یہ تعلق دنیا میں قائم نہ ہوا تو دنیا تو گزر جائے گی لیکن آخرت والی زندگی میں کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اس فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ یہ زندگی گھڑی کی مانند ہے' چابی بھریں گے اور طاقت ہوگی تو چلے گی' یہ بات رب کو معلوم ہے کہ ہماری چابی کب ختم ہوگی' انسان کا سانس ہے جو کبھی اندر آتا ہے' کبھی باہر جاتا ہے' نہ اندر قرار ہے' نہ باہر قرار' چل رہا ہے' اے بادشاہ! جب تیرا سانس باہر نکلے تو کہہ "لا الہ" اور جب اندر

جائے تو کہ "الا اللہ" اس کام کی نفس کو عادت ڈال' جب نفس خوگر ہو جائے گا تو سانس خود بخود چلے گی اور یہ کام خود بخود چلتا رہے گا' بس یہ چیز حاصل کر تو اس میں تیری نجات ہے۔ (اس طریقہ ذکر کو "پاس انفاس" کہا جاتا ہے اور یہ تصور سے ہوتا ہے یعنی "لا الہ" یا "الا اللہ" کو دل ہی دل میں تصور کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے)

لا الہ الا اللہ کی فضیلت:

حدیث قدسی ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے' جو میرے قلعہ میں داخل ہوا' وہ میرے عذاب سے بچ گیا یا امن میں آ گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی زبان پر آخری لفظ "لا الہ الا اللہ" ہوگا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ دنیا کے معاملات چلاتا رہا لیکن آخرت والی چیز کو بھی حاصل کر اور خدا سے تعلق پیدا کر' بادشاہ درویش کی بات پر کاربند ہو گیا' وقت گزرتا گیا' آخر زندگی پوری ہونے کے قریب ہو گئی' بیمار ہوا' اب کھانا اچھا نہیں لگ رہا تھا' کسی کھانے کی طرف بھی رغبت نہ رہی' بیماری کی حالت میں عورتوں والا تعلق بھی ختم ہو گیا' عورتیں بھی ادھر ادھر ہو گئیں' وزراء سے کہا کہ لشکر کو تنخواہ دو تا کہ وہ مضبوط رہیں' یہ کام آنے والے ہیں' وزراء نے کہا کہ یہ خزانہ اگر ان پر خرچ ہوا تو پھر ہمارے لئے کیا بچے گا؟ اس طرح لشکر بھی چلا گیا' بادشاہ کو اپنی بیماری میں ہی ساری چیزیں سامنے آ گئیں' کھانے بھی چلے گئے' عورتوں کا تعلق بھی نہیں رہا' خزانہ بھی وزراء کے ہاتھ میں آ گیا اور لشکر بھی چلا گیا' بادشاہ نے کہا کہ درویش کی بات تو سچی ثابت ہوئی' آج وہ ساری چیزیں جن سے میری محبت تھی' ختم ہو گئیں' اگر میں ان پر قائم رہتا تو آج ہلاک ہو جاتا' لیکن درویش کی تعلیم کام آئی اور امید ہے کہ بچ جاؤں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے رب تعالیٰ! مجھے ایسا ذکر بتائیں جس سے آپ کو یاد کرتا رہوں؟ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! "لا الہ الا اللہ" پڑھتے رہو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب تعالیٰ! کوئی وظیفہ بتائیں جو میرے لئے مخصوص ہو؟ جیسے مجھے منتخب کیا ہے اور رسول بنایا ہے' تو وظیفہ بھی ایسا ہو' اس پر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! "لا الہ الا اللہ" کا ذکر کرتا رہ۔

"لا الہ الا اللہ" سے بڑا کوئی وظیفہ ہے ہی نہیں'

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور "لا الہ الا اللہ" دوسرے پلڑے میں' تو یہ ان سب سے وزنی ہو جائے گا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کی برائیاں بڑی فائلوں کی شکل میں ہوں گی' وہ فائل اتنی بڑی ہوگی جہاں تک انسان کی نظر پہنچے' اس طرح کی ایک نہیں بلکہ ننانوے فائلیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان کو ترازو کے پلڑے میں رکھوائیں گے' ایک دوسرا کاغذ ہوگا' اس کو دوسرے پلڑے میں رکھوائیں گے' اس پر "لا الہ الا اللہ" لکھا ہوا ہوگا' آدمی کہے گا کہ یہ پرچہ کیا کرے گا؟ جب کہ میری اتنی زیادہ برائیاں ہیں؟ لیکن یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" وزنی ہو جائے گا' اس کلمہ کا مطلب ہے کہ انسان کا تعلق رب سے قائم ہو جائے اور اس تعلق پر اس کی موت آئے۔

☆☆.........☆☆

مسواک کے فضائل

سفید ہوتے ہیں' منہ کی مہک کو خوشگوار بناتی ہے' گلا صاف کرتی ہے' زبان کو جلا دیتی ہے' اس سے ذہانت و فطانت میں ترقی ہوتی ہے' منہ کی رطوبت دور کرتی ہے' قضائے ضروریات میں معین ہے۔

کیفیت مسواک:

مسواک کی لکڑی نرم ہو' انگلی کی موٹائی کے بقدر موٹی ہو اور ایک بالشت لمبی ہو' اس سے زیادہ لمبی مسواک پر شیطان سوار ہوتا ہے' اور اس میں گرہیں کم ہوں' بہتر یہ ہے مسواک کسی کڑوے درخت کی شاخ سے بنائی جائے' کیونکہ یہ بلغم کو کاٹ کر سینے کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ کھانے کو جلدی ہضم کرتی ہے

افضل یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی شاخ سے ہو' یا پھر زیتون کے درخت کی ہو' اس کے علاوہ ہر لکڑی سے بنانا درست ہے مگر انار اور بانس کی لکڑی سے نہ بنائی جائے کیونکہ یہ منہ کے لئے نقصان دہ ہیں۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ:

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی مسواک کے کنارے کے نیچے رکھی جائے اور اس کے ساتھ والی اور شہادت کی انگلی مسواک کے اوپر رکھی جائے اور انگوٹھا مسواک کے اوپر والے کنارے کے نیچے رکھا جائے' اس طریقے سے ہٹ کر مسواک پکڑنے سے مرض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

اگر مسواک نہ ہو تو؟

اگر کسی وقت آدمی کے پاس مسواک نہ ہو یا کسی کے دانت ہی نہ ہوں یا منہ میں تکلیف ہو تو انگلی یا کھردرے کپڑے کے منہ میں پھیر لینے سے ثواب حاصل ہو جائے گا۔ ☆☆

حسد ایک مہلک روحانی مرض

مولانا عبدالروف

بنی اسرائیل کے کسی بزرگ کو شیطان نے بھٹکانے اور گمراہ کرنے کے لئے بڑے ہتھکنڈے استعمال کئے‘ کبھی تو شہوت وغضب کے ذریعہ کوشش کی اور کبھی ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی اور ایک مرتبہ جبکہ بزرگ ایک پہاڑ کے دامن میں تشریف رکھتے تھے اوپر سے ایک پتھر لڑھکا دیا مگر بزرگ ایک طرف کو ہوگئے‘ اس سے بھی بچ گئے اور ایک مرتبہ شیر اور بھیڑیے کی شکل میں ڈرانے کی بھی کوشش کی مگر ناکام ہوا اور ایک مرتبہ دوران نماز سانپ بن کر سجدہ کی جگہ منہ کھولے بیٹھ گیا مگر وہ بزرگ پھر بھی خوفزدہ نہ ہوئے‘ بالآخر شیطان نے یہ حربہ استعمال کیا کہ اس بزرگ سے کہا کہ میں نے آپ کو ہر طرح بھٹکانے اور ڈرانے کی کوشش کی مگر آپ ثابت قدم رہے‘ اب میں آپ سے دوستی کرتا ہوں اور آئندہ آپ کو گمراہ نہ کروں گا لیکن بزرگ اس کی چال سمجھ گئے‘ فرمایا کہ کم بخت! یہ بھی تیری چال ہے اور میں تجھ سے ہرگز دوستی نہ کروں گا‘ پھر شیطان کھل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہوں؟ چنانچہ شیطان نے کہا کہ تین طریقے سے گمراہ کرتا ہوں:

ا:......بخل: جب انسان بخیل ہوجاتا ہے تو وہ دوسروں کی حق تلفی اور ان کا مال چھیننے اور خود اپنا مال خرچ نہ کرنے کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

۲:......نشہ: جب انسان نشہ میں ہوتا تو ہم بکری کی طرح اس کان پکڑ کر جدھر چاہیں پھیریں اور جو گناہ چاہیں کرالیں۔

۳:...... حسد: شیطان نے کہا کہ حاسد ہمارے ہاتھ میں اس طرح کھلونا بنا رہتا ہے جیسے بچوں کے ہاتھ میں گیند ہوتی ہے‘ ہم اس کی عبادت و ریاضت کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے اور اگر حاسد اس قدر نیک ہوجائے کہ اس کی دعا سے مردے زندہ ہونے لگیں تو تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے اور ایک ہی اشارہ میں اس کی عبادت و ریاضت کو خاک میں ملادیتے ہیں۔

آج ہم میں سے ہر مسلمان اپنے دل کا جائزہ تو لے کر دیکھے کہ کیا اس کا دل اس حسد جیسی مہلک مرض سے صاف بھی ہے کہ نہیں؟ عوام تو اس خطرناک گناہ کا شکار ہیں ہی مگر خواص بھی اس سے محفوظ نظر نہیں آتے اور شیطان کی زیادہ کوشش بھی خواص پر ہوتی ہے‘ چنانچہ اس بارے میں ایک روایت ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

کتاب اتحاف الاخیار میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس ملعون سے ملاقات ہوئی‘ دیکھا کہ وہ ملعون پانچ گدھوں پر بوجھ لادے جارہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ یہ کیا بوجھ ہے؟ کہنے لگا کہ مال تجارت ہے اور اس کو اس کے خریداروں کے پاس لئے جارہا ہوں‘ آپ نے پوچھا کہ کیا مال ہے؟ تو اس ملعون نے کہا:

(۱) ایک گدھے پر ظلم ہے‘ اس کو بادشاہ لوگ خریدیں گے۔

(۲) دوسرے پر تکبر ہے جس کو سوداگر‘ زرگر‘ جوہری خریدیں گے۔

(۳) تیسرے پر خیانت ہے جس کو تاجر اور دکاندار لیں گے۔

(۴) چوتھے پر مکروفریب ہے جس کو عورتیں خریدیں گی‘ چنانچہ عورتیں بہت مکار ہوتی ہیں‘ ان کی عقل ناقص ہوتی ہے مگر وہ مکروفریب کے ذریعہ سے بڑے سے بڑے ذہین فطین‘ اہل علم کو بھی پاگل بنالیتی ہیں‘ ایک روایت میں ہے کہ: ”عورتیں شیطان کا جال ہیں“ چنانچہ عورتوں کے ذریعہ شیطان بڑے بڑے فتنے برپا کراتا ہے اور بڑے بڑے دیندار‘ نیک لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

(۵) پانچویں پر حسد ہے‘ اس کو اہل علم خریدیں گے‘ ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ شیطان نے اہل علم حضرات کے لئے کون سی چال چلی ہے گمراہ کرنے کی‘ چاہئے تو یہ تھا کہ اہل علم حضرات خود بھی شیطان کا مال تجارت نہ خریدتے اور نہ ہی دوسروں کو خریدنے دیتے‘ دوسروں کی اصلاح کرتے مگر افسوس کہ اہل علم حضرات بھی شیطان کی تجارت کے خریدار ہوگئے ہیں تو دوسروں کو کیا بچائیں گے؟: ”چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی“

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

مرسلہ:مولانا ظفر الاسلام عباسی

مسواک کے فضائل اور فوائد

مسواک سنت نبویؐ ہے' اس کے بہت سے فضائل و منافع ہیں' بعض فوائد کا تعلق انسان کی صحت اور پاکیزگی کے ساتھ ہے اور بعض کا اخروی نجات کے ساتھ' چند ایک فوائد ضبط کئے جاتے ہیں تاکہ باعث رغبت ہوں۔ اللہ تعالیٰ عاجز کی اس حقیری سعی کو قبول و منظور فرمائے اور مجھے اور آپ کو توفیق عمل مرحمت فرمائے۔

فضائل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک منہ کی پاکیزگی اور رضائے خداوندی کا باعث ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں انبیاؑ کی سنت میں سے ہیں: (۱) حیاؑ' اور ایک روایت میں ختنہ کا ذکر ہے' (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا' (۴) نکاح کرنا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بیدار ہوتے تھے' رات کی نیند سے یا دن کی نیند سے' تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے تھے' پھر دھونے کے لئے مجھے مسواک دیتے تو پہلے میں خود مسواک کرتی' پھر دھو کر واپس کر دیتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھے مسواک کا حکم کیا (حتیٰ کہ) مجھے مسوڑھوں کے گھسنے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک والی نماز اس نماز سے جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو' ستر گنا افضل ہے۔ (مشکوٰۃ)

مسواک کرنے والے کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوگا' نزع کی تکلیف دور ہوتی ہے' اجر دوگنا ہوتا ہے' مسواک کرنے والے کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے' لحد میں مونس ہے' مسواک کرنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ملائکہ کہتے ہیں کہ یہ شخص انبیاؑ کا پیروکار ہے' دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' مسواک کرنے والا دنیا سے پاک صاف جاتا ہے' ملک الموت (موت کا فرشتہ) اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے' جس میں وہ اولیاؑ اللہ کے پاس آیا کرتا ہے۔

فوائد: مسواک سوائے موت کے ہر بیماری مثلاً جذام' برص وغیرہ میں مفید ہے' مسواک سے وسعت و فراخی' غنا اور کشائش رزق کی نعمت حاصل ہوتی ہے' اس سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے' مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں' سر کا درد دور ہوتا ہے' سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے' بلغم دور ہوتا ہے' دانتوں کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے' بینائی کو جلا بخشتا ہے' معدہ کو درست رکھتا ہے' بدن کو بھی مضبوط بناتا ہے' انسان کی فصاحت بڑھتی ہے' حافظہ اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے' قلبی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے' نیکیوں میں زیادتی ہوتی ہے' جب آدمی نماز کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے چہرے کے نور کی وجہ سے خوش ہو کر مصافحہ کرتے ہیں' مسواک کرنے والے کے لئے وہ فرشتے جنہوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے' استغفار کرتے ہیں' مسواک کرنے والے کے لئے انبیاؑ و رسل بھی استغفار کرتے ہیں' مسواک کرنے میں رحمٰن کی رضامندی اور شیطان کی ناراضگی ہے' مسواک سے ذہن صاف ہوتا ہے' اس سے کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے' اولاد بڑھانے کا ذریعہ ہے' مسواک کرنے والا پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا' مسواک کرنے والا جلدی بوڑھا نہیں ہوتا' مسواک سے بدن کو عبادت کے لئے قوت ملتی ہے' جسم کی گرمی دور ہوتی ہے' درد میں مفید ہے' کمر میں مضبوطی پیدا کرتی ہے' دانت

باقی صفحہ 18 پر

خانوادۂ نبوت کے بارے میں قادیانی عقائد

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو ''اہل بیت'' کہا جاتا ہے۔ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو امت میں عقیدت و احترام کا خاص مقام حاصل ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بیٹے بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے۔ حکمت ایزدی کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد نرینہ کے ''والد'' ہونے کی بجائے ''خاتم النبیین'' ہونے کا اعزاز بخشا گیا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ بیٹیوں کی وساطت سے آگے بڑھایا گیا۔ اہل بیتؓ سے محبت جزو ایمان ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں' تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کریں' ان سے بھی محبت فرما۔''

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے جب آیات قرآنی نازل ہوئیں' تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت علیؓ' حضرت فاطمہؓ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو لے کر میدان میں نکلے اور فرمایا:

''یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں کملی اوڑھے ہوئے تھے کہ حضرت حسنؓ باہر سے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی کملی میں لے لیا۔ اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بھی اپنی چادر میں لے لیا۔ جب حضرت حسینؓ آئے تو انہیں بھی کملی مبارک میں لے لیا' پھر فرمایا:

''پروردگار عالم! یہ میرے اہل بیت ہیں' میرے مددگار ہیں' انہیں نجاست سے اسی طرح پاک رکھ' جس طرح رکھنے کا حق ہوتا ہے۔''

مفتی محمد جمیل خان

سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو امت کی مائیں قرار دیا۔ حضرت علیؓ کے بارے میں فرمایا:

''میں علم کا شہر ہوں' علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔''

حضرت فاطمہؓ کے متعلق فرمایا:

''یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔''

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''یہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

ایک مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دونوں شہزادے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے۔ معصوم اور چھوٹے تھے' کبھی گرتے' کبھی اٹھتے' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو خطبہ روک دیا' دونوں نواسوں کو اٹھایا' چوما اور پیار کیا۔ سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ حضرت حسین کا جسم اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی شکل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت میں بالخصوص حضرت حسینؓ سے بہت پیار کرتے تھے۔ سیرت میں ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسینؓ کو چوما کرتے تھے اور سونگھا کرتے تھے۔ چوما اولاد کی محبت کا فطری تقاضا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونگھتے' اس لئے کہ جسم حسینؓ سے جنت کی خوشبو آیا کرتی تھی۔ نواسہ رسول' جگر گوشہ بتول نے میدان کربلا میں دین کی بقا اور اسلام کی سربلندی کے لئے جرأت و شجاعت' صبر و استقامت کا ایسا فقید المثال مظاہرہ کیا جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل بیت کی پاک طینت ہستیوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرکے اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا ہے۔ خاص طور پر حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی شان میں ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

امت کے تمام علمائے کرام نے ہر دور میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو خراج عقیدت پیش کیا اور جس بدزبان نے ان کے خلاف زبان درازی کی امت نے ان کی زبانوں کو لگام دی اور ایسے فرد کو مسلمان تسلیم نہیں کیا' دیکھئے نام نہاد احمدیت کا بانی' جھوٹا مدعی نبوت' خود ساختہ مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی ان پاکدامن' پاکباز جنت کی بشارت پانے والے اہل بیت اطہار خاص طور پر حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے بارے میں کیا زبان درازی کرتا ہے؟ اور کس طرح امت کی ان برگزیدہ ہستیوں کی شخصیات کو داغدار بنانے کی کوشش کرتا ہے؟ پڑھئے اور "نعوذ باللہ" پڑھتے رہئے' کانوں کو ہاتھ لگائیے اور ایسے شخص سے بیزاری کا اعلان کیجئے۔ کیا ایسے بدطینت شخص کو زیب دیتا ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرے یا نام نہاد "احمدیت" کو اسلام کا ایک فرقہ قرار دے؟ ہرگز نہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا ہر فرقہ' ہر مسلک' ہر جماعت ان تمام خرافات سے برأت کا اظہار کرتی ہے۔ مرزا طاہر فیصلہ کرے کہ کیا یہی وہ "اسلام" ہے جس کا اظہار آپ اپنی قادیانی جماعت کی طرف سے کرتے ہیں؟

ملاحظہ کریں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتیں:

☆..... "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو' ایک زندہ علی (یعنی مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے' اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (یعنی حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو۔" (ملفوظات ص ۱۴۲ ج ۲' از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا' میں کہتا ہوں کہ: "ہاں!" اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا۔" (اعجاز احمدی ص ۵۲' خزائن ص ۱۶۴ ج ۱۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے' کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۷۰' خزائن ص ۱۸۱ ج ۱۹' از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ص ۱۹۳ ج ۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "تم نے خدا کے جلال اور مجھ کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے' کیا تو انکار کرتا ہے؟ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے' کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسین) کا ڈھیر ہے۔ (معاذ اللہ)۔" (اعجاز احمدی ص ۸۲ خزائن ص ۱۹۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم"

ترجمہ: "میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے' سو (۱۰۰) حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔" (نزول المسیح ص ۹۹' خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸ از مرزا قادیانی)

☆..... "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۷' خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) ص ۱۱' خزائن ص ۲۱۳ ج ۱۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

اے مسلمان! حضرات اہل بیت اطہارؓ کے متعلق قادیانی عقائد آپ نے ملاحظہ کئے' کیا ان کفریہ عقائد کے حامل قادیانی گروہ سے مراسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے دشمنی کا نتیجہ تو نہیں؟ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے!!

☆☆..........☆☆

اخبار عالم پر ایک نظر

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی مفادات کی خاطر اپنی نبوت کا ڈھونگ رچایا

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسکاؤٹ کالونی نزد ابوالحسن اصفہانی روڈ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مرکزی رہنماؤں مولانا بشیر احمد' مولانا نذیر احمد تونسوی' خطیب ختم نبوت حافظ محمد سعید لدھیانوی' مولانا مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی' مولانا قاری شاہ منصور' مولانا عبدالسمیع رحیمی' مولانا محمد طاہر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے کائنات ہستی میں بہار آ گئی۔ آپؐ کے اخلاق عالیہ اوصاف حمیدہ کے پر تو سے خوش نصیب افراد نے بھرپور فائدہ اٹھایا جس کے نتیجہ میں وہ انسانیت کے رہنما بن گئے' آفتاب نبوت کی شعاؤں نے ظلمت کا پردہ چاک کرکے انسانیت کے لئے صراط مستقیم کو روشن کردیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کسی خاص علاقے' قوم قبیلے' ملک یا کسی مخصوص عہد وزمانہ کے لئے نہیں تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا سراج منیر چکا تو سب کے لئے چکا جو ہر خطے' ملک' قوم اور قیامت تک پیدا ہونے والی تمام نسل انسانی کی رُشد و ہدایت اور رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ نبوت و رسالت کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات واحد میں جمع کردیئے گئے اور آپؐ کی ذات اقدس کے بعد ہمیشہ کے لئے نبوت ورسالت کا دروازہ بند کرکے آپؐ کی ختم نبوت کا اعلان کردیا گیا اور آپؐ کے بعد قیامت تک نسل انسانی کو نئی نبوت و رسالت کی احتیاج سے بے نیاز کردیا گیا' انہوں نے کہا کہ قادیان کی بناوٹی نبوت انگریز سامراج کی سازش کا شاخسانہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی مفادات کی خاطر اپنی نبوت کا ڈھونگ رچا کر مخلوق خدا کو گمراہ کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا باغی بنانے کا منصوبہ بنایا تھا' علماء امت نے اس فتنہ کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے بروقت اس فتنہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور قادیانیت کے کفریہ عقائد وعزائم کا پردہ چاک کیا' جس کے نتیجہ میں یہ فتنہ قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچا' لیکن مسلمانوں کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے یہ فتنہ اب پھر سر اٹھانے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہے' یہود ونصاریٰ کی طرح زر زن اور زمین کا لالچ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہا ہے' مذہب کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا باغی بنانے کی ناکام کوشش کررہا ہے' حالانکہ قادیانیت کا مذہب سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ قادیانیوں نے عقیدہ ختم نبوت سے بغاوت کرکے خود ہی اپنی راہیں امت مسلمہ سے جدا کرلی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کا دجل وفریب روز روشن کی طرح واضح ہوچکا ہے۔ کوئی مسلمان ان سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھے۔ علماء کرام نے انتظامیہ سے بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی خلاف اسلام اور خلاف قانون سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور حکمران تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کرکے ناموس رسالتؐ سے وفاداری کا ثبوت دیں۔ کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کو فائز کرکے مرزائیت کی مردہ لاش میں نہ تو روح ڈالی جاسکتی اور نہ ہی مرزائیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو دنیا کی کوئی طاقت سہارا دے سکتی ہے۔ کانفرنس سے مولانا سمیع اللہ' مولانا سلطان محمد' مولانا سیف اللہ' مولانا عبدالوحید' مولانا محمد اشفاق نے بھی خطاب کیا جبکہ مولانا سیف اللہ اور محمد اشفاق نے مدح رسولؐ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

قادیانی خاندان کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) محمد یوسف ولد اقبال نامی ایک قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی تشریعی' غیر تشریعی' ظلی یا بروزی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ انہوں اس بات کا بھی اقرار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے جبکہ امام مہدی اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمانوں سے زمین پر نازل ہوں گے تو امام مہدی اس وقت زمین پر مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے موجود ہوں گے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ وہ فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعووں میں جھوٹا سمجھتے کرتے ہیں اور علماء اسلام کے فتویٰ کے مطابق اسے کافر' کاذب' دجال اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اس کے پیروکاروں کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اقرار کیا کہ وہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء میں جاری ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ محمد انور اور عمران مصطفیٰ بھی موجود تھے۔ دریں اثنا نومسلم محمد یوسف کی اہلیہ نے بھی اسلام قبول کرلیا ہے۔

۳۱ ہندوؤں کا قبول اسلام

ٹنڈوغلام علی (نمائندہ خصوصی) اندرون سندھ واقع ٹنڈوغلام علی کے ایک قریبی گاؤں کیلیو رتلامانی میں بعض اسلامی فلاحی تنظیموں کے رہنماؤں کی کوششوں کے نتیجہ میں ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے شکاری بھیل برادری کے ۳۱ افراد ایک تقریب میں کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے' جن میں مرد' عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں' اس موقع پر ان کے اسلامی نام رکھے گئے۔ اسلام قبول کرنے کی یہ تقریب گاؤں کیلیو رتلامانی میں منعقد ہوئی۔ ٹنڈوغلام علی اور اس کے گردونواح کے معززین اور سینکڑوں شہریوں کے علاوہ صحافیوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔

ڈنمارک میں عیسیٰ - مریم کی شبیہ والی چپلوں کی فروخت

کوپن ہیگن (اے ایف پی) ڈنمارک کے سپر اسٹوروں میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی شبیہ والی چپلیں فروخت ہورہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سپر اسٹوروں کی ایک چین نے حال ہی میں ایسی چپلوں کی فروخت شروع کی ہے جن پر حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کے تصوراتی خاکے بنے ہوئے ہیں' مذکورہ سپر اسٹورز کی جانب سے ان چپلوں کی فروخت پر عیسائی مذہب کے پیروکاروں میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور انہوں نے فوری طور پر ان چپلوں کی فروخت بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کوپن ہیگن سے ۱۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہر ورڈنگ برگ میں ایک مقامی عیسائی پادری کا کہنا ہے کہ چپلوں پر مذکورہ شبیہ بنانے والے لوگ توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں' اس لئے ان کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہئے' ان کے بقول اس فعل کے ذریعہ عیسائی مذہب کے پیروکاروں کے مذہبی جذبات مجروح کئے گئے ہیں۔ دریں اثناء کوپن ہیگن شہر میں احتجاجی مظاہرین نے اس قسم کی چپلیں فروخت کرنے والے ایک اسٹور پر حملہ کرکے اسے تباہ کردیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے ٹی شرٹوں اور دوسری اشیاء پر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی فرضی تصاویر چھپتی رہی ہیں' لیکن اس پر ماضی میں کوئی احتجاج نہیں ہوا۔

حضرت مولانا فیض اللہؒ کی رحلت ایک عظیم سانحہ ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے امیر اور جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا فیض اللہ کی رحلت پر تعزیت کرتے ہوئے جماعت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' محمد انور' اطہر عظیم نے تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لئے بیش بہا خدمات پر مولانا فیض اللہ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی تردید میں بسر کی۔ ان کی وفات یقیناً ایک عظیم سانحہ ہے۔

مولانا محمد طیب نقشبندی کی رحلت سے دنیا ایک علمی اور روحانی شخصیت سے محروم ہوگئی

کراچی (نمائندہ خصوصی) مولانا محمد طیب نقشبندی کی رحلت سے دنیا ایک علمی اور روحانی شخصیت سے محروم ہوگئی۔ مرحوم کے زیر انتظام کراچی اور فشکیاری ضلع مانسہرہ میں مدارس اور مساجد میں کام کررہے تھے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' محمد انور' اطہر عظیم' جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی' خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ کے چیئرمین مولانا نعیم امجد سلیمی' لدھیانوی ٹرسٹ کے چیئرمین مولانا محمد طیب لدھیانوی' دارالعلوم زکریا کے مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی' مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی اور دیگر نے ممتاز روحانی شخصیت پیر طریقت مولانا محمد طیب نقشبندی کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے

کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم طریقت اور روحانیت میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور خواجہ عبدالحی فاروقی کے خلیفہ مجاز تھے۔ عوام الناس مرحوم سے علمی اور روحانی استفادہ کرتے تھے۔ مرحوم شرعی' معاشرتی اور روحانی مسائل کے سلسلے میں مختلف افراد کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے مرحوم کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی جبکہ مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔ مرحوم کی نماز جنازہ بنوری ٹاؤن میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔

جرمنی کے ایک قادیانی کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) آصف بن محمد یوسف نامی جرمنی کے ایک قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا' اس لئے وہ فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعوؤں میں جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' محمد انور' حافظ محمد سعید لدھیانوی' منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ' اطہر عظیم اور دیگر نے کہا کہ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ منسلک کرنا تاریخ انسانیت کا بدترین جرم ہے۔ موجودہ عالمی صورتحال میں قبولیت اسلام کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوا ہے اور آئے دن قادیانیت اور دیگر مذاہب سے تائب ہو کر لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر اسلام کے بارے میں اختیار کیے گئے منفی رویے نے سنجیدہ فکر کے حامل غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطالعہ پر مجبور کردیا ہے۔ ۱۱/ ستمبر کا واقعہ غیر مسلموں کی ایک بہت بڑی تعداد کے لئے اسلام اور مسلمانوں سے رابطے اور تعارف کا ذریعہ بن گیا ہے۔ حال ہی میں جاری کیے گئے مختلف تنظیموں کے اعداد و شمار اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد بتاتے ہیں۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے نومسلم آصف بن محمد یوسف کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی اور ان کی اسلام پر استقامت کے لئے خصوصی دعا کی۔

مرکزی مبلغ مولانا امام دین قریشی کا اندرون سندھ کا تبلیغی دورہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا امام دین قریشی نے گزشتہ دنوں اندرون سندھ کے مختلف اضلاع کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دوران مختلف شہروں میں ان کے خطابات اور درس ہوئے۔ گمبٹ میں مولانا امام دین نے دفتر ختم نبوت سے ملحقہ مسجد میں بعد نماز عشاء بیان کیا۔ ڈاب مہر شاہ میں اپنے قیام کے دوران مولانا امام دین قریشی نے درس دیا۔ کھڑو کھنڑی' میرو پکا چانڈ اور بھریا روڈ میں قیام کے دوران مختلف اوقات میں مولانا کے خطابات اور بیانات ہوئے۔ محراب پور میں مولانا نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا' جبکہ رات کو بھی مولانا کا مفصل بیان ہوا۔ مورو اور کنڈیارو کی مختلف مساجد میں مولانا نے درس دیئے۔ سکھر اور ہنگورجہ میں مولانا نے مختلف امور نمٹائے۔ کراچی تشریف آوری کے موقع پر دفتر ختم نبوت کراچی میں مولانا امام دین نے جماعت کے مقامی امیر مولانا نذیر احمد تونسوی' مقامی ناظم اعلیٰ محمد انور اور دیگر جماعتی احباب سے ملاقات کی۔ پنوں عاقل میں مولانا امام دین نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کی غرض سے جمعرات کو کراچی سے روانہ ہوگئے۔ اس دورے کے دوران مولانا بشیر احمد اور مولانا خان محمد مختلف اوقات میں ان کے ساتھ رہے۔

ڈیرہ غازی خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلعی جماعت کی تنظیم نو

ڈیرہ غازی خان (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان کے نئے عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ نومنتخب ضلعی عہدیداروں میں سرپرست اعلیٰ مولانا صوفی اللہ وسایا' سرپرست مولانا محمد اقبال' امیر حاجی محمد رمضان' نائب امیر قاری جمال عبدالناصر' جنرل سیکرٹری احمد حسن کھولوی' ناظم تبلیغ مولانا عبدالعزیز خان لاشاری' ناظم نشر و اشاعت مولانا غلام مصطفیٰ علیانی' ناظم مالیات مولانا مظہر الحق اور رابطہ سیکرٹری محمد ابوبکر گھولو شامل ہیں جبکہ تحصیل ڈیرہ غازی خان کے نومنتخب عہدیداروں میں امیر مولانا محمد اسحاق ماجد ناظم مولانا محمد عبدالرحمٰن' ناظم تبلیغ مولانا محمد اکبر ثاقب اور ناظم نشر و اشاعت مفتی عبدالسمیع شامل ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کی رحلت پر برطانیہ کے علماء کا اظہار تعزیت

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے مولانا منظور احمد الحسینیؔ مولانا حافظ نگین اور دیگر نے ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق ناظم اور مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے اس واقعہ کو ایک عظیم صدمہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ جیسا عالم کہیں صدیوں میں جا کر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مولاناؒ مایہ ناز مناظر تھے۔ فتنہ قادیانیت کی تردید کے حوالے سے آپ کی ذات اتھارٹی کی حیثیت رکھتی تھی۔ بے شمار علماء نے آپ سے تردید قادیانیت اور فن مناظرہ کی تربیت حاصل کی۔ حضرت مولاناؒ کو قادیانی کتب کے حوالے ازبر تھے۔ ان کی وفات سے جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولاناؒ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تیاریاں

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے مولانا منظور احمد الحسینی نے ۳/اگست ۲۰۰۳ء کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے انعقاد کی تیاری کے سلسلے میں مختلف شہروں بلیک برن، بولٹن، باٹلی، نوٹنگھم اور لیسٹر کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے مقامی علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور ان سے مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا۔ کانفرنس کے سلسلے میں اعلانات اور دیگر تشہیری ذرائع کے استعمال کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے تاکہ ماضی کی طرح اس سال بھی کانفرنس کو بھرپور کامیاب بنایا جا سکے۔ واضح رہے کہ یہ ختم نبوت کانفرنس اپنے انعقاد کے لحاظ سے اٹھارہویں ختم نبوت کانفرنس ہے۔ ان کانفرنسوں کا انعقاد گزشتہ سترہ سالوں سے باقاعدگی سے ہر سال ہو رہا ہے۔ یہ کانفرنس قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے جواب میں اس اجتماع کے بعد منعقد کی جاتی ہے جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے علمائے کرام، مذہبی اسکالر اور عوام الناس شرکت کر کے عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دیرینہ وابستگی اور قادیانیت سے نفرت و بیزاری کے اظہار کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ اس کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد برمنگھم میں کیا جاتا ہے جو کانفرنس کے انعقاد کے روز اپنی وسعت و کشادگی کے باوجود مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ اور چھوٹی محسوس ہوتی ہے۔

دلکش قیمتی باتیں

مولانا محمد عتیق الرحمٰن

۱: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرے کا سبب ہے۔ (رواہ الدیلمی)

۲: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ والد کی طرف سے اپنی اولاد کے لئے سب سے اچھا عطیہ (تحفہ) اولاد کی اچھی تربیت ہے۔ (رواہ الترمذی والحاکم)

۳: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم نکاح کی وجہ سے روزی حاصل کرو۔ (رواہ الدیلمی والبزار) یعنی بیوی کے خرچہ سے گھبرا کر شادی میں تاخیر نہ کرنی چاہئے اس کی وجہ سے تو روزی کھلتی ہے۔

۴: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے شادی کی اس کو آدھی عبادت کا ثواب دے دیا جاتا ہے (رواہ ابو یعلیٰ) یعنی ساری زندگی میں جو بغیر نکاح کے عبادت کا ثواب اکٹھا کرتا ہے صرف شادی سے ہی اس کو اتنی ترقی مل جاتی ہے کہ آدھی عبادت زندگی بھر کی کما سکتا ہے۔

۵: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایک مرتبہ زنا کرنا ستر سال کی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔ (رواہ ابن حبان)

۶: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ زانی کی شرمگاہ سے جو بدبو نکلے گی جہنمی اس سے چیخا کریں گے۔ (رواہ الطبرانی)

۷: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ زنا چھوڑنا (یا بچنا) مالدار اور امیر ہونے کا سبب ہے۔ (رواہ البیہقی)

۸: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم ننگا ہونے سے بچنا کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے بھی ہوتے ہیں (فرشتے) جو تم سے جدا نہیں ہوتے ہاں البتہ بول و براز اور بیوی کے ساتھ مشغولی کے وقت (بدن سے کپڑے اتارنا درست ہے)۔ (رواہ الترمذی)

۹: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بری عادت ایک زور آور دشمن ہے اور خواہش پرستی ہلاک کر دینے والا ساتھی ہے۔ (پیاری باتیں)

الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسولِ آخریںؐ، سیرت الصحابہؓ، دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے